سوال

(224) مسجد میں ٹی وی لگا کر کسی مولانا کی تقریر سننا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے گاؤں "خورد کے" جامع مسجد کے خطیب امام صاحب نے مسجد میں ٹی وی لگا کر وی سی آر پر ایک مولانا کی تقریر سننا چاہی کہ تحقیق کروں کہ اس نے کیا کیا باتیں کی ہیں میں نے مولانا صاحب کو مشورہ دیا کہ آپ ٹی وی مسجد میں بنے ہوئے حجرہ میں نہ لگائیں اگر لگانا ہی ہے تو ٹی وی کا کلر والا بٹن آف کر دینا تاکہ تصویر نہ آئے مسجد میں تو تصویر آنا بہت ہی ناجائز ہے پھر میں نے انہیں تیسرا مشورہ دیا کہ اگر آپ ان کی تقریر تحقیق کے لیے سننا ہی ہے تو میں کل آڈیو کیسٹ لے آؤں گا آپ ٹیپ ریکارڈ پر لگا کر تقریر سن لینا مگر انہوں نے مجھے کہا کہ تم پاگل ہو میں تحقیق کے لیے تقریر مسجد میں بنے ہوئے حجرہ میں لگا کر دیکھوں گا اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا بڑے بڑے عالم دین ٹی وی وی سی آر پر تقاریر سنتے ہیں میں نے کہا کہ ہم کسی عالم کو نہیں مانتے ہم تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ماننی ہے اگر ہم ان عالموں کی غلط باتوں پر عمل کرنے لگ جائیں تو ہم بھی غلط بن گئے مگر خطیب صاحب اپنی بات پر ڈٹے رہے اور دوسرے دن انہوں نے اپنے حجرہ میں وی سی آر لگا کر تقریر سنی میں نے پھر سمجھایا تو جواب ملا کہ تم پاگل ہو تمہاری سمجھ میں نہیں آتا ۔ یاد رہے کہ اس سے قبل ماہ رمضان کے 26 ویں روزے مولانا صاحب سے میری بحث ٹی وی پر ہوئی تھی جس میں مولانا صاحب نے کہا تھا کہ ٹی وی والی تصویر سے کوئی فرق نہیں پڑتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس تصویر سے منع فرمایا تھا وہ دوسری تصویر تھی یہ چلتی پھرتی تصویر ہے یہ جائز ہے میں نے انہیں کہا تھا کہ اگر ٹی وی پر امام خانہ کعبہ کی تصویر ہو پھر ریما کنجری کی تصویر ہو دونوں تصویریں ناجائز ہیں کیونکہ اسلام تصویر سے منع فرماتا ہے ۔ اس لیے میں مولانا صاحب سے 19 اگست سے ناراض ہوں اور ان سے بات چیت کرنا ختم کر دی ہے اور ان کے پیچھے 19 اگست سے نماز بھی نہیں پڑھ رہا میرے مندرجہ بالا سوال کا جواب دیں اور یہ بھی جواب دیں کہ میں نے ان سے جو ناراضگی قائم کی ہے یہ صحیح ہے یا کہ غلط ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تصویروں کی جملہ اقسام حرام ہیں خواہ ان کا سایہ ہو یا نہ ہو وہ ہاتھ سے بنائی گئی ہوں یا کیمرہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا کہ وہ جس تصویر کو دیکھیں اسے مٹا ڈالیں ۔ (1) (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے : میں نے الماری پر ایک پردہ ڈال رکھا تھا جس میں تصویریں تھیں آپ نے انہیں دیکھا تو پھاڑ دیا آپ کے چہرہ اقدس کا رنگ بدل گیا فرمایا اے عائشہ! قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب ان لوگوں کو ہو گا جو تخلیق میں اللہ کی مشابہت اختیار کرنا چاہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ہم نے اس پردے کو پھاڑ کر اس سے ایک یا دو تکیہ بنا لیے تھے ۔ (2) (بخاری و مسلم)

دوسری روایت کے الفاظ یوں ہیں :

کل مصور فی النار "ہر مصور جہنم رسید ہوگا ہر اس تصویر کے بدلے جو اس نے بنائی ہے۔" حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی حدیث۔

«ان اصحاب ہذہ الصور یعذبون یوم القیامۃ»

(4) کی تشریح و توضیح میں رقمطراز ہیں اس سے معلوم ہوا کہ سب تصویریں حرام ہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ان کا سایہ ہو یا نہ ہو وہ پنٹ سے بنائی گئی ہوں یا تراشی گئی ہوں یا کرید کر بنائی گئی ہوں یا بن کر بنائی گئی ہوں۔ آج کل علم کی طرف منسوب بعض لوگ جو فوٹو گرافی کی تصویروں کو جائز قرار دیتے ہیں ان کے پاس کوئی دلیل نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس گھر میں تصویریں ہیں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ (5)

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں مطلق تصویر کا ذکر ہے کسی معین قسم کی تخصیص نہیں۔ شیخ مصطفی حمامی نے ان لوگوں کی تردید میں خوب لکھا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ فوٹو گرافی کی تصاویر جائز ہیں دلیل یہ دیتے ہیں کہ ان تصویروں سے منع کیا گیا تھا جو ہاتھ سے بنائی جاتی ہیں شیخ فرماتے ہیں اس کی مثال تو یہ ہے جیسے کوئی کسی شیر کو کھلا چھوڑ دے اور وہ جس کو چاہے چیر ے پھاڑے یا بجلی کی ننگی تاریں بچھا دے جو گزرنے والے کے لیے پیغام اجل ثابت ہوں یا کھانے میں زہر ملا دے اور کھانے والے جان سے ہاتھ دھو بیٹھیں اور جب اس پر قتل کا الزام لگایا جائے تو یہ کہے کہ ان لوگوں کو میں نے قتل نہیں کیا بلکہ ان کو تو زہر بجلی اور شیر نے قتل کیا ہے اور دلیل یہ دے کہ قتل تو صرف وہ ہوتا ہے جو ہاتھ کے ساتھ ہوا اور میں نے ان مقتولین کی طرف اپنا ہاتھ دراز نہیں کیا لہذا ان کا قتل میری طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا تو جو بات اس کے جواب میں کہی جائے گی کہ قتل کا معنی روح کو نکال دینا ہے خواہ اسے اسباب قتل میں کسی سبب کو بروئے کار لا کر نکال دیا جائے وہ زہر ہلاہل ہو، بجلی ہو یا درندہ ہو جو بھی ان اسباب میں سے کسی کو اختیار کرے گا اسے قتل کے جرم میں مورد الزام ٹھہرایا جائے گا خواہ اس نے اپنے ہاتھ سے قتل نہ بھی کیا ہو اسی طرح تصویر ہے کہ اس سے مراد تصویر بنانا ہے اور ساری فتنہ سامانی تصویر بنانے میں ہے۔ مزید فرماتے ہیں کہ آپ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ کیمرہ کے ساتھ تصویر بنانے والے کو ہاتھ کے ساتھ تصویر بنانے والے کی نسبت کئی گناہ زیادہ عذاب ہوگا کیونکہ کیمرہ ایک لمحہ میں جس قدر تصویریں بنا سکتا ہے ہاتھ سے بنانے کے لیے تو کئی سال لگ جائیں گے اور کوئی جس قدر زیادہ تصویریں بنائے گا اسی قدر اسے عذاب بھی زیادہ ہوگا (بحوالہ کتاب "دعوت الی اللہ")

اس بنا پر آپ کا موقف مبنی بر حق ہے اس پر ڈٹے رہنا چاہیے باقی مولانا صاحب سے ناراضی کا اظہار بائیکاٹ کی صورت میں نہیں ہونا چاہیے اس طرح دعوتی مشن کو نقصان کا اندیشہ ہے قرآن مجید میں ہے :

فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ ٢١ لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ ٢٢ ... سورة الغاشية

"تو تم نصیحت کرتے رہو کہ تم نصیحت کرنے والے ہی ہو تم ان پر داروغہ نہیں ہو۔

ممکن ہے دور ابتلاء کے بعد کسی وقت اللہ رب العزت آپ کی محنت شاقہ کو ثمر آور بنا دے :

وَلَا تَا۟يْـَٔسُوا۟ مِن رَّوْحِ ٱللَّهِ ۖ إِنَّهُۥ لَا يَا۟يْـَٔسُ مِن رَّوْحِ ٱللَّهِ إِلَّا ٱلْقَوْمُ ٱلْكَـٰفِرُونَ ٨٧ ... سورة يوسف

'اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو کہ اللہ کی رحمت سے بے ایمان ہی لوگ ناامید ہوا کرتے ہیں۔"

1۔ انظر الرقم المسلسل (280)

2۔ صحيح البخاري كتاب اللباس باب ما وطئ من التصاوير (٥٩٥٤) صحيح مسلم كتاب اللباس باب تحريم تصوير صورة الحيوان...(٥٥٢٨)

3۔ انظر الرقم المسلسل (٢٨٤)

4۔ انظر الرقم المسلسل (٢٨٨)

5۔ ایضاً

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص539

محدث فتویٰ